سرکاری رپورٹ

چھٹا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا کارروائی اجلاس

منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
(۱)	تلاوتِ کلام پاک و ترجمہ	۱
(۲)	اسمبلی کے نئے منتخب شدہ رکن کا حلف عہدہ ۔	۲
(۳)	وقفہ سوالات ۔	۳
(۴)	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۲۸
(۵)	رخصت کی درخواستیں ۔	۲۸
(۶)	تحریک التوا منجانب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	۴۲

جلد ششم

شمارہ اوّل

(الف)

افسران اسمبلی

محمد حسن شاہ ——— سیکرٹری اسمبلی

مسٹر محمد افضل ——— ڈپٹی سیکرٹری

فہرست ممبران اسمبلی

۱ر	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
۲ر	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ
۳ر	نواب محمد اسلم رئیسانی	سینئر وزیر (وزیر خزانہ)
۴ر	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات ۔
۵ر	سردار اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶ر	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷ر	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸ر	میر جان محمد جمالی	وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی ۔
۹ر	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ۔ ڈی ۔ اے
۱۰ر	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱ر	ماسٹر جالسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲ر	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳ر	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(ب)

۱۴،	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵،	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۶،	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷،	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری و تحفظ حیوانات
۱۸،	مسٹر صالح محمد بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹،	محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰،	میر ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۱،	ملک محمد شاہ مردانزئی	وزیر سوشل ویلفیئر (سماجی بہبود)
۲۲،	ڈاکٹر کلیم اللہ	
۲۳،	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر قانون و پارلیمانی امور
۲۴،	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵،	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶،	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷،	سردار محمد طاہر لونی	
۲۸،	میر باز محمد خان کھیتران	
۲۹،	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰،	میر ہمایون خان مری	
۳۱،	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲،	ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳،	سردار فتح علی عمرانی	
۳۴،	مسٹر محمد عاصم کرد	

(ج)

۳۵ ، سردار میر چاکر خان ڈومکی
۳۶ ، میر عبدالکریم نوشیروانی
۳۷ ، شہزادہ جام علی اکبر وزیر جنگلات
۳۸ ، مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ
۳۹ ، ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ
۴۰ ، مسٹر ارجن داس بگٹی نمائندہ ہندو اقلیت
۴۱ ، سردار سنت سنگھ نمائندہ سکھ و پارسی اقلیت

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۴۱۲ ھجری (بروز دوشنبہ) بوقت دس بجکر پچپن منٹ صبح زیر صدارت ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از

اخوندزادہ عبدالمتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

صدق اللہ العظیم ۔ پارہ ۲ رکوع ۔ ۱۹

ترجمہ :۔ اور البتہ ہم آزمائینگے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان مالوں کے اور جانوں کے اور میووں اور خوشخبری دے ان صبر کرنیوالوں کو ، کہ جب پہنچے ان کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہے ۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں ۔ اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہے سیدھی راہ پر ۔

نئے منتخب شدہ رکن اسمبلی کا حلف عہدہ

جناب اسپیکر ۔ جناب منشی محمد صاحب منتخب رکن صوبائی اسمبلی اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے ، میں ان سے گزارش کرونگا کہ وہ یہاں تشریف لاکر حلف اٹھائیں ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ مسٹر اسپیکر صاحب چونکہ وہ عوام کا بھیجا ہوا نمائندہ نہیں بلکہ ڈی سی صاحب کے زور سے آیا ہوا ہے ۔ لہذا میں احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کرتا ہوں ،

جناب اسپیکر ۔ جی وہ الیکٹیڈ نمائندے ہیں ۔ (اس موقع پر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب واک آوٹ کر گئے) (حزب اقتدار نے ڈیسک بجائے)

(جناب منشی محمد جناب اسپیکر کے پاس تشریف لائے اور جناب اسپیکر نے ان سے حلف لیا) (حزب اختلاف نے ڈیسک بجائے) بعدازاں معزز رکن نے متعلقہ رجسٹر پر دستخط ثبت کئے ۔

جناب اسپیکر ۔ **اب وقفہ سوالات ہے**

مولانا عصمت اللہ ۔ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

جناب اسپیکر ، جھنگ میں افسوسناک واقعہ پیش آیا ، لاہور میں بم کا دھماکہ ہوا اسکے علاوہ چمن کے واقعہ کے ہلاک شدگان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں ، اور تعزیت کی جائے ۔

جناب اسپیکر۔ آیا فاضل رکن کی پیش کردہ تحریک منظور کیجائے؟۔ (تحریک منظور کی گئی)

میر فتح علی عمرانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ دھماکہ لاہور میں ہوا ہے مولانا صاحب کا لاہور سے کیا واسطہ ہے ؟ ....

جناب اسپیکر۔ پہلے دعا فرمائی جائے، دعا کے بعد آپ جو فرمانا چاہیے بہرحال پہلے دعا ہو جائے۔ (ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر۔ میں آپ کے توسط سے اسمبلی کے نئے ممبر منتخب ہونے پر جناب منشی محمد خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب سوالات کا وقفہ ہے۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ انکی طرف سے اگر کوئی معزز رکن سوالات پوچھنا چاہیں تو پہلے طریق کار کے مطابق اجازت لے ۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب اسپیکر میں آپکی اجازت سے میر عبدالکریم نوشیروانی کی طرف سے انکا سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی آپ انکے سوال کا نمبر پکاریں ۔

٭ ۱۷۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ (فتح علی عمرانی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر مسلاز متہائے نظم ونسق عمومی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

کیا یونیورسٹی آف بلوچستان کا گزیٹڈ/ نان گزیٹڈ (اسٹاف یا آفیسر) ڈیپوٹیشن پر سول سیکرٹریٹ میں سیکرٹری یا سیکشن آفیسر کے عہدہ پر فائز ہوسکتا ہے ۔ یا اپنا کیڈر تبدیل کرکے کام کرسکتا ہے ۔ قانونی صورت حال کی وضاحت فرمائیں ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ وزیر نظم ونسق عمومی ۔

یونیورسٹی آف بلوچستان جیسے خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کے ملازمین بلوچستان سول سرونٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء کے تحت سرکاری ملازمین (Civil Servant) کے زمرے میں نہیں آتے ۔ لہٰذا انکو سول سیکرٹریٹ کی آسامیوں پہ ڈیپوٹیشن پر نہیں لیا جاسکتا نیز سول سیکرٹریٹ کے آفیسران وعملہ کی آسامیاں متعلقہ قواعد ملازمت (Service Rules) کے تحت پُر کی جاتی ہیں ۔ ان قواعد کے تحت سول سیکرٹریٹ کی آسامیاں APUG ، بلوچستان سول سروسز انتظامیہ (BCS (E-B) سیکرٹریٹ سروس اور ماتحت محکمہ جات کے ملازمین کے لئے مخصوص ہیں ۔ مذکورہ قواعد کے تحت ماسوائے ابتدائی بھرتی کے کیڈر تبدیل کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔

میر ہمایون خان مری (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ۔ معزز وزیر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جو تفصیل دیگئی ہے ۔ اسمیں رولز اینڈ ریگولیشنز کا حوالہ دیا گیا ہے

جناب اسپیکر - آپ کونسا ضمنی سوال پوچھنا چاہیں گے ؟

میر ھمایوں خان مری -

جناب والا ! میں یہاں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا رولز اینڈ ریگولیشنز لسٹ کرکے بھرتی کی جاتی ہے ۔ جیسے یہاں بتایا گیا ہے کہ رولز اینڈ ریگولیشنز صحیح معنوں میں اپلائی ہو رہے ہیں ۔ یا نہیں ہو رہے ؟ کیونکہ میں نے رولز اینڈ ریگولیشنز کی بات اسلئے کی ہے کہ جواب میں جو کچھ کہا گیا ہے اسے دیکھیں اور پھر یہاں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔عوام کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہ یہ دیکھیں کہ ایک سال کے لگ بھگ یہاں دیکھیں .....

جناب اسپیکر - ھمایوں مری صاحب میں آپ سے گذارش کرونگا کہ کیا یہ ضمنی سوال ہو رہا ہے ۔ضمنی سوال ایسے تو نہیں ہوتا ۔

میر ھمایوں خان مری - جناب اسپیکر میں نے رولز اینڈ ریگولیشنز کے بارے میں بات کی ہے ۔ کہ کیا یہ رولز اینڈ ریگولیشنز اپلائی ہو رہے ہیں ۔ یا نہیں ہو رہے

جناب اسپیکر - جی یہ انکا ضمنی سوال ہے متعلقہ وزیر اسکا جواب دیں ۔

میر جان محمد خان جمالی وزیر ملازمتہائے و نظم و نسق عمومی

جناب اسپیکر - معزز رکن نے جو سوال کیا تھا ۔میں نے اپنے جواب میں اسکی وضاحت

کردی ہے کہ رولنز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق اپائنٹمنٹس ہوتی ہے جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ انکا جواب یہ ہے کہ رولنز اینڈ ریگولیشنز پر عمل ہو رہا ہے۔

میر ھمایوں خان مری۔

جناب والا! میں نے یہاں یہ نکتہ اٹھایا ہے اور محترم منسٹر صاحب نے اسکے جواب میں لکھا ہے کہ یعنی میرے سامنے جو کاغذات ہیں۔ ان میں تو یہی لکھا گیا ہے۔ شاید دوسروں کے سامنے یہ نہ لکھا گیا ہو بہرحال میرے سامنے تو یہی لکھا ہے، اور میں معذرت کے ساتھ پڑھتا ہوں کہ نیز سول سیکریٹریٹ کے آفیسران وعملہ کی آسامیاں متعلقہ قواعد ملازمت (سروس رولنز) کے تحت پر کی جاتی ہیں۔ ان قواعد کے تحت سول سیکرٹریٹ آسامیاں اے پی یو جی بلوچستان سول سروسز انتظامیہ (ای بی) بی ایس سی سیکرٹریٹ سروس اور ماتحت محکمہ جات کے ملازمین کے لئے مخصوص ہیں۔ جناب والا میں نے یہاں پر یہ سوال کیا تھا کہ آیا واقعی اس کے مطابق آسامیاں پُر کی جا رہی ہے۔ یا نہیں میں اپنی معلومات کے لئے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ یہ آپنے پوچھا ہے۔ اب اسکی وضاحت متعلقہ وزیر فرمائیں گے۔

وزیر محکمہ ملازمتہائے و نظم ونسق عمومی۔

جناب والا بالکل میری اسی وضاحت کے مطابق ہو رہا ہے۔ تبدیل رولنز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق ہو رہی ہیں۔

میر ھمایوں خان مری ۔ ویسے تو وزیر صاحب میرے محترم ہیں۔ یہاں وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ کہ رولز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق آسامیاں پر کی جا رہی ہیں۔ لیکن ہم نے جو سنا ہے اور جو لوگوں کی باتیں ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ یہاں پر آپ نے جس طریقے سے ضمنی سوال پوچھا آپکو جواب دے دیا گیا ہے ہم۔ . . . . . .

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر ویسے ہم دونوں اپنی اپنی عادتوں سے مجبور ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر آنریبل منسٹر صاحب سے میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے کہ اسوقت ڈیپٹیشن پر کتنے ملازمین آئے ہوئے ہیں ۔ ؟

وزیر ملازمتہا نظم ونسق عمومی ۔ جناب اسپیکر یہ ایک نیا سوال ہے ۔ لہذا معزز رکن فرشیں نوٹس کے ذریعے یہ سوال پوچھ سکتے ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر میرا ضمنی سوال بالکل اسی سوال سے متعلق ہے ۔ میں وزیر صاحب کی اس کم علمی کا معذرت کے ساتھ عرض کرونگا کہ انکو اپنے محکمہ کے بارے میں اتنا علم نہیں ہے کہ انکے ڈیپارٹمنٹ میں کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن deputation پر آئے ہوئے ہیں ۔

جناب اسپیکر۔ سوال جو پوچھا گیا ہے کہ ۔کیا وزیر ملازمتہائے نظم ونسق عمومی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔ کیا یونیورسٹی آف بلوچستان کا گزیٹڈ/نان گزیٹڈ (اسٹاف یا آفیسر) ڈیپوٹیشن پر سول سیکرٹریٹ میں سیکرٹری یا سیکشن آفیسر کے عہدہ پر فائز ہو سکتا ہے ، یا اپنا کیڈر تبدیل کر کے کام کر سکتا ہے ۔ قانونی صورت حال کی وضاحت فرمائیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر آپ کیا ضمنی سوال پوچھیں گے ۔؟

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ آنریبل جناب اسپیکر صاحب انکے جواب کے حوالے سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ اپ ٹو ڈیٹ یعنی اس وقت تک انکے ڈیپارٹمنٹ میں کتنے ملازمین deputation ڈیپوٹیشن پر ہیں ۔

وزیر ملازمتہائے نظم ونسق عمومی ۔ میں نے فریش نوٹس کا کہا ہے یہ نیا سوال ہے بہر حال جواب میں وضاحت کر دی گئی ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر ۔ انتہائی افسوس ہے مجھے کہ وہ اس بات کو نہیں جانتے کہ کتنے ملازمین انکے ہاں deputation ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ متعلقہ وزیر صاحب اس سلسلے میں آپ کیا فرمائیں گے ۔؟

وزیر ملازمتہائے نظم ونسق عمومی ۔ میری گزارش ہے کہ وہ فریش نوٹس دیدیں ۔ انہوں نے اسمبلی کے ملازمین کے بارے میں پوچھا ہے اور میں نے انکے سوال کا جواب دیدیا ہے

جناب اسپیکر ۔ نہیں جی ۔ انہوں نے اسمبلی کے بارے میں نہیں پوچھا ۔

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی ۔ جناب اسپیکر ۔ سوری ۔ انہوں نے سیکرٹریٹ کے بارے میں پوچھا ہے ۔ بہرحال اب انہوں نے بالکل نیا سوال کیا ہے ۔ اسکے لئے وہ فریش نوٹس دے دیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر یہ بالکل relevant ریلیونٹ سوال ہے

جناب اسپیکر ۔ میں پوزیشن کلیئر کردوں ۔ کہ کیا وزیر متعلقہ کے علم میں یہ ہے کہ کتنے ملازمین Deputation ڈیپوٹیشن پر ہے ۔ کیا وہ ایوان کے علم میں ابھی لا سکتے ہیں ۔

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی ۔ جناب والا ! ہم زبانی کیسے یاد کریں ۔ ایک محکمہ تو نہیں ہے چوبیس محکمے ہیں ۔ سب کی تفصیل اکٹھا کرنا پڑیگی ۔ ایسا نہ ہو کہ فلور آف دی ہاؤس پہ کوئی غلط بات ہو جائے ۔ لہذا اس کے لئے فریش نوٹس ضروری ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر صاحب ۔ میرے ضمنی سوال سے آپ agree انگری ہو گئے ہیں ۔ لیکن مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کہ منسٹر صاحب اپنے محکمہ سے ناواقف ہے ۔ جبکہ وہ اس محکمہ کی کمانڈ کر رہے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ بات یہ ہے کہ اگر آپکے علم میں ابھی ہے تو آپ بتا دیں (باہمی گفتگو)

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر، یہ میرا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے جناب یہ والا یہ بلوچستان کے عوام کا مسئلہ ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ تو پھر یوں کیا جائے گا کہ جو ملازمین ڈیپوٹیشن پر ہیں ۔ یعنی ڈیپوٹیشن کی جو صورت حال ہے ۔ سیشن کے بعد اگر اس بارے میں مطمئن ہو جاتے ہیں ۔ تو ٹھیک ہے ورنہ وہ جو بھی سوال ہوگا وہ لے آئیں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر ! میں بڑے آداب سے گذارش کرونگا کہ آپ رولنگ دیں ۔ میں بڑے آداب سے کہونگا کہ میری ذاتی سجیشن کو بالکل ......

جناب اسپیکر ۔ آپ کی سجیشن سے مراد آپ کی نمائندگی ہے ۔ انہیں معلومات حاصل کرنے دیں اس کے بعد وہ آپ کو بتلا دیں گے اس کی جو بھی پوزیشن ہوگی ۔ بصورت دیگر آپ فریش کواسچن fresh question کریں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب تو پھر یہ معلومات ہمارے وزراء کرام کو کب آئیں گی ۔

جناب اسپیکر ۔ جمالی صاحب یہ آپ انہیں بتائیں ۔

وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی ۔ جناب اسپیکر ، جب fresh question فریش کویسچن

کریں گے ۔ تو چوبیس محکمہ جات سے معلومات حاصل کر کے جواب اس فلور آف دی ہاؤس پر دی جائیں گی ۔ مگر یہ جو بھی کہتے ہیں ۔ مگر ان کے سوال کے مطابق جواب دیا گیا ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ اسپیکر صاحب یہ اس سے بھی متعلق تھا اور آپ اس بات پر رضامند ہیں ۔ وزیر صاحب آپ جواب نہیں دے پا رہے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ ارجن داس صاحب میں گزارش کرونگا کہ جس طرح وزیر صاحب نے فرمایا ہے یہ ضمنی سوال مختلف محکموں سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس بارے میں وہ معلومات حاصل کرینگے ۔ اور آپ یہ معلومات ان سے حاصل کرلیں ۔ بصورت دیگر فرش سوال کریں ۔ اگلے سیشن میں اسکا جواب آجائے گا ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب والا ! میں آپکی بات سے متفق ہوں ۔ لیکن میں گزارش کرونگا کہ ہمیں اسکا جواب اون دی فلور چاہیئے ۔

جناب اسپیکر ۔ اون دی فلور اس کا جواب ؟

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب والا ! اگر وہ اس کا جواب نہیں دے پا رہے تو وہ اس چیز کا اعتراف کریں ۔ اور وہ اسکا جواب ہمیں کب دیں گے ۔ اور ممبران اسمبلی کو کب مہیا کریں گے ۔

وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی ۔ جناب اسپیکر اگر آپ اجازت دیں تو میں سوال پڑھ کر سنا دوں کہ ان کا سوال کیا تھا ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب والا ! پھر وہی بات ۔

وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی ۔ جناب اسپیکر ! میں آپ سے مخاطب ہوں جناب اسپیکر ! معزز ممبر بھی میرے بھائی ہیں ۔ لیکن جو سوال آپ نے کیا تھا اسکا جواب دے دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر ! پوائنٹ آف آڈر

جناب اسپیکر ۔ سعید احمد ہاشمی صاحب پوائنٹ آف آڈر پہ ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال پر کافی لمبی بحث ہو چکی ہے ۔ جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں اور معزز ممبر مطمئن ہو جائیں تو یہ انفارمیشن جلد از جلد ٹیبل پر رکھی جا سکتی ہے ۔ جس سے تمام ممبران کو معلومات حاصل ہو جائیگی ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر ! میں شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال ہے

۲۰۷ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ (میر فتح علی عمرانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر ملازمتہائے امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۱۔ نومبر ۱۹۹۰ء سے وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے کن کن تحصیل و اضلاع کے کن کن علاقوں کے لیے کس قدر رقم فراہم کی گئی ہے۔ نیز باقی ماندہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔؟

وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی ۔

۱۔ نومبر ۱۹۹۰ء کے بعد وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے جن تحصیل و اضلاع کو جو رقم فراہم کی گئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ضلع کوئٹہ بمعہ رقم و تحصیل

۵۰ء۰		کوئٹہ
۲۵ء۱		"
۷۵ء۰	(باکسنگ ٹیم)	
۱۰ء۱	(کرکٹ ایسوسی ایشن)	کوئٹہ
۹۰ء۰		کچلاک

میزان ۵۰ء۴

۲۔ ضلع پشین

۵۰۰ء	(خانوزئی)
۱٫۵۰	(برشور)
۲٫۱۰	(چمن)
میزان ۸٫۶۰	

۳۔ ضلع لورالائی

۲٫۰۰	(لورالائی برائے مدرسہ)
۱٫۰۰	(دکی برائے مدرسہ)
میزان ۳٫۰۰	

۴۔ ضلع قلعہ سیف اللہ

۵٫۰	اندر بکیس
میزان ۵٫۰	

۵۔ ضلع جعفرآباد

۲٫۰۰	جعفرآباد
۰٫۳۵	اوستہ محمد
۶٫۷۰	ڈیرہ اللہ یار
۵٫۰۰	میونسپل کمیٹی اوستہ محمد

گوٹھ علی آباد واٹر سپلائی سکیم	۰۰ر۱۰
بی ایچ یو گوٹھ علی آباد	۰۰ر۸
میڈیکل کیمپ اوستہ محمد	۵۰ر۱
روڈ کی تعمیر جعفر آباد	۸۶ر۴
میزان	۴۱ر۳۸

۶۔ ضلع خضدار

(نال)	۲۰ر۰
(خضدار)	۳۰ر۰
مشکے	۲۵ر۰
(نال)	۴۰ر۳
میزان	۱۵ر۴

۷۔ ضلع تربت

(بلڈوزر گھنٹے)	۵۰ر۷
میزان	۵۰ر۷

۸۔ ضلع پنجگور

(خدا آباد)	۰۰ر۱
(گرمکان)	۰۰ر۱
(نوک آباد)	۰۰ر۵
میزان	۰۰ر۷

۹ ۔ ضلع لسبیلہ

۳۵,۰۰۰	اوتھل
۲,۰۰۰	(یونین کونسل لوہی)
میزان ۲,۳۵	

۱۰ ۔ ضلع گوادر

۵۰,۰۰۰	(بلڈوزر گھنٹے)
میزان ۵۰,۰۰۰	

کل میزان ۸۸,۰۱,۰۰۰ روپے

کیفیت :- ۱۷-۱۱-۹۰ کے فوراً بعد جو رقومات ریلیز ہوئے ۸۸,۰۱,۰۰۰ روپے

۱۷-۱۱-۹۰ سے قبل " " " ۱۱,۹۹,۰۰۰

کل میزان ۱,۰۰,۰۰,۰۰۰

نوٹ :-

اس وقت وزیراعلیٰ کے اسپیشل فنڈ میں کوئی رقم نہیں ۔

۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء کے بعد وزیراعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے جن تحصیل و اضلاع کو جو رقم فراہم کی گئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

نام	رقم	تحصیل و ضلع
۱ ۔ انٹر کالج خانوزئی کے قیام کے لئے خصوصی فنڈ سے امداد	۵,۰۰,۰۰۰/-	پشین

نام	رقم	تحصیل و ضلع
۲۔ نادر خان جمالی کی زمینوں کو آباد کرنے کے لئے آبپاشی کی سکیم ۔	۲۰۰،۰۰۰/-	جعفرآباد
۳۔ آل بلوچستان منظفر جمالی شوٹنگ بال ٹورنامنٹ کے لئے امداد	۲۵،۰۰۰/-	اوستہ محمد
۴۔ وزیر برائے امور حیوانات و ماہی گیری جناب حسین اشرف کے حلقے کے لئے ۵۰۰ گھنٹے بلڈوزر کی امداد	۷،۵۰،۰۰۰/-	گوادر
۵۔ جناب عبدالعزیز ولد محمد سمالانی تحصیل نال کی کاریز کے صفائی کے لئے امداد	۲۰،۰۰۰/-	خضدار
۶۔ وزیر مال جناب محمد علی رند کے حلقے کے لئے ۵۰۰ گھنٹے بلڈوزر کی امداد	۷،۵۰،۰۰۰/-	تربت
۷۔ خضدار کے ۲۸ زمینداروں کے لئے ۳۰۰ گھنٹے بلڈوزر کی امداد	۳۰۰،۰۰۰	خضدار
۸۔ مسٹر خورشید الظفر اڈوکیٹ کے کینسر کے علاج کے لئے مالی امداد	۵۰،۰۰۰	کوئٹہ
۹۔ بلوچستان بار ایسوسی ایشن کے لئے امداد	۱،۲۵،۰۰۰/-	کوئٹہ
۱۰۔ باری شاخ پر پل کی تعمیر (تحصیل جھٹ پٹ)	۶،۰۰،۰۰۰/-	جعفرآباد
۱۱۔ درج ذیل زمینداروں کے لئے ۶۰۰ بلڈوزر گھنٹے ۱۔ جناب اسداللہ ۲۔ جناب امیر محمد ۳۔ جناب محمد ہاشم ۴ جناب محمد اکبر	۹۰،۰۰۰/-	کوئٹہ کچلاک

نام	رقم	تحصیل وضلع
۱۲ر سید صالح شاہ کی کاریز کونارو واقع تحصیل مشکے کی مرمت کے لئے امداد	۲۵,۰۰۰	خضدار
۱۳ر جناب کچکول علی ایم پی اے کی سفارش پر حاجی محمد کریم کی کاریز کی صفائی کے لئے مالی امداد میر کچھی (خدا آباد)	۱,۰۰,۰۰۰/-	پنجگور
۱۴ر درج ذیل کے لئے امداد ۱ر بوائے سکاؤٹ ڈرگی لوہی۔ ۲ر تعلیمی سفر کے لئے بیلہ کالج کے طلباء کے لئے امداد ۳ر فٹ بال ٹورنامنٹ کے لئے امداد	۳۵,۰۰۰/-	اوتھل
۱۵ر یونین کونسل لوہی (لسبیلہ) کے ترقیاتی کاموں کے لئے خصوصی امداد	۲,۰۰,۰۰۰/-	لسبیلہ
۱۶ر میونسپل کمیٹی اوستہ محمد کے لئے مالی امداد	۵,۰۰,۰۰۰/-	اوستہ محمد
۱۷ر ایک عدد بورنگ تحصیل نال کے درج ذیل زمینداروں کے لئے ۱ر محمد مراد ۲ر تاج محمد ۳ر محمد یونس ۴ر نذر محمد ۵ عطا اللہ ۶ سیف اللہ	۳,۴۰,۰۰۰/-	خضدار
۱۸ر گوٹھ علی آباد جھال میں واٹر سپلائی سکیم کو مکمل کرنے کے لئے امداد	۱,۰۰,۰۰۰/-	جعفر آباد
۱۹ر گوٹھ علی آباد تحصیل اوستہ محمد بیسک ہیلتھ یونٹ کے لئے امداد	۸,۰۰,۰۰۰/	جعفر آباد

	نام	رقم	تحصیل و ضلع
۲۰	جناب مظار ولد مہران کی کاریز واقع گرمکانی کی مرمت کے لئے امداد	۱۰،۰۰۰/-	پنجگور
۲۱	کاریز اللہ آباد (گرمکان نوک آباد) کی صفائی و مرمت کے لئے امداد بذریعہ جناب کچکول علی ایم ۔ پی ۔ اے	۵،۰۰،۰۰۰/	پنجگور
۲۲	تہران میں منعقدہ فجر انٹرنیشنل باکسنگ ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے بلوچستان باکسنگ ایسوسی ایشن کے حق میں امداد	۷۵،۰۰۰/-	کوئٹہ
۲۳	جناب حاجی محمد شاہ مردانزئی وزیر سماجی بہبود کی درخواست پر اندربیس سڑک کی تعمیر کیلئے امداد	۵،۰۰،۰۰۰/-	قلعہ سیف اللہ
۲۴	مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی کے لئے مالی امداد	۲،۰۰،۰۰۰/-	لورالائی
۲۵	مدرسہ مدینۃ العلوم کی کیلئے امداد	۱،۰۰،۰۰۰/-	لورالائی
۲۶	وزیر آبپاشی و برقیات جناب نیاز محمد دوتانی کی درخواست پر کاریز پڑشیرہ کی احداث کیلئے امداد	۱،۵۰،۰۰۰/-	پشین
۲۷	اوستہ محمد میں میڈیکل کیمپ کیلئے امداد	۱،۵۰،۰۰۰/-	اوستہ محمد
۲۸	ضلع جعفرآباد میں روڈ کی تعمیر کے لئے امداد	۴،۸۶،۰۰۰/-	جعفرآباد
۲۹	بلوچستان کرکٹ ایسوسی ایشن کے حق میں مالی امداد	۱،۱۰،۰۰۰/-	کوئٹہ
۳۰	حاجی عبدالواحد ملیزئی کے کنویں کیلئے ایک عدد فرسبیل پمپ	۲،۱۰،۰۰۰/-	تحصیل چمن ضلع پشین
	ٹوٹل	۸۸،۰۱،۰۰۰/-	

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء سے قبل جو رقومات ریلیز ہوئیں — ۱،۱۱،۹۹،۰۰۰/

۱،۰۰،۰۰،۰۰۰ (ایک کروڑ)

وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی۔
جناب اسپیکر یہ سوال بڑا lenghty لینگھتی ہے ۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ اس سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر میں ایک گزارش کروں گا کہ جب ہم آج صبح اسمبلی ہال میں آئے تو ان سوالوں کے جوابات یہاں ملے ہیں۔ ہم وزیر موصوف صاحب سے گزارش کریں گے کہ ہمیں وہ اس سوال کا جواب پڑھ کر سنائیں تاکہ ہم پوائنٹ ٹو پوائنٹ اسے سمجھتے جائیں ۔ جناب اسپیکر صاحب میں ادب سے گزارش کرونگا کہ اسمبلی کا مقصد کیا ہے ۔ ہم عوام کے منتخب ممبران ہیں۔ ہمیں اسپیکر صاحب عوام نے منتخب کرکے بھیجا ہے ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور
جناب اسپیکر! یہ روایت نہیں ڈالی جائے ۔ ورنہ سوالوں پر تقریر ہوا کریگی ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ اسپیکر صاحب عوام نے ہمیں یہاں بھیجا ہے ۔ حقائق کا ذکر کرنے کے لئے جناب اسپیکر! میں نہایت ادب سے گذارش کرونگا کہ . . . . .

جناب اسپیکر۔ آپ حضرات اس سوال کو پڑھ لیں وزیر موصوف دو منٹ بعد اس کا جواب آپ کو دیں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر! ہم نے تو آپ سے اپنی گزارش کی ہے۔ آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ جج کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔

وزیر ملازمتہائے نظم ونسق عمومی ۔ جناب اسپیکر! یہ اسمبلی کی پہلے سے ہی روایت رہی ہے کہ جن سوالات کے لمبے جوابات ہوتے ہیں۔ انہیں پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اور اگر اس پر کوئی ضمنی سوال ہوتا ہے۔ تو وزیر اس کا جواب دیتا ہے۔

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر! جو مجھے یاد پڑتا ہے کہ اسی فلور آف دی ہاؤس میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی تھی۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ رولز میں یہ ہے کہ اسمبلی کی کارروائی ممبران کو پہلے پہنچائی جائے۔ تاکہ وہ اس کی اسٹڈی کریں۔ اور دیکھیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ آپکی رولنگ تھی۔ آج پھر جب ہم یہاں آرہے تھے تو اسمبلی کارروائی کے کاغذات ہمیں آج ہی اپوزیشن چیمبرز میں ملے ہیں۔ آپ خود دیکھیں یہ سب چیزیں ریلیٹ ہیں یا غیر متعلق ہیں۔ صحیح ہے یا نہیں۔ اسمبلی ممبران کو دو تین دن پہلے ملنے چاہئیں۔

جناب اسپیکر ۔ (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہو کر کیا پوزیشن ہے؟)

(آپس میں گفتگو)

اسپیکر ۔

اسمبلی انتظامیہ کے مطابق یہ کاغذات کچھ ممبران کے گھروں پر بھجوائے گئے ہیں۔ اور

کچھ ممبران جو جہاں مقیم تھے وہاں ڈسپیچ کیے گئے ، غرض یہ صورتحال ہے ۔

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں ۔ میں ۱۹۸۵ء سے اسمبلی کا ممبر چلا آرہا ہوں اسمبلی کا محترم اسٹاف میرے گھر کو بھی جانتا ہے اور میرے ایڈریس کو بھی جانتا ہے ۔ جب میں اور یہاں بیٹھے ہوئے جتنے اپوزیشن کے ممبران ہیں سے چیمبرز میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ آج ہی یہ کاغذات ملے ۔ ہاں یہ ضرور ہوگا کہ ٹریژری والوں کو پہلے ملے ہونگے لیکن اپوزیشن والوں کو آج ہی ملے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ چلیں جان جمالی صاحب جواب پڑھیں ۔

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب والا ! یہ جواب کی بات نہیں ہے ۔ یہاں آپ کی رولنگ کی بات ہے ۔ آپ نے رولنگ دی تھی ۔ اور یہ پوچھنا چاہیئے ۔ کہ عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ۔ جب آپکی رولنگ پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ اس پر عمل درآمد ہونا چاہیئے ۔ اجلاس کے اختتام پر آپ کو بلا کر بتادیا جائے گا ۔ جو بھی صورتحال ہوگی ۔

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب عمل درآمد ہونا چاہیئے ۔ عمل درآمد نہیں ہورہا ہے عملدرآمد کچھ اور ہے اس پر عمل نہیں ہورہا ہے ۔ آپ کی رولنگ پر عمل نہیں ہورہا ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ اس پر عمل درآمد ہوگا ۔

فتح علی عمرانی ۔ جناب والا ! اس سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے ۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ ۔ جناب والا ! میرا ضمنی سوال ہے کہ نادر خان جمالی کی زمینوں کو آباد کرنے کے لئے آبپاشی کی اسکیم پر ۲ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں یہ کس طرح کی آبپاشی کی سکیم ہے ۔ آپ وضاحت فرمائیں گے ۔

وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی ۔ جناب اسپیکر ! اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کا جواب دوں ۔ میں تھوڑی سی وضاحت کرنے کی اجازت چاہونگا ۔ سی ایم کا جو ڈیسکریشنری فنڈ ہوتا ہے ۔ اس سے صحیح معنی میں ڈیسکریشنری کہا جاتا ہے ۔ موجودہ چیف منسٹر کے پیشرو کا بھی ڈیسکریشنری فنڈ تھا ۔ وہ اپنی ڈیسٹری بیوشن کا اعلان کرتے رہتے ہیں ۔ یہ میں فلور آف دی ہاؤس پر وضاحت کردوں کہ پہلے جتنے بھی وزیر اعلیٰ آچکے ہیں ۔ ان کے بھی ڈیسکریشنری فنڈز تھے ۔ وہ اپنی صوابدید پر اسے استعمال کرتے تھے ۔ اس میں سے اعلانات کرتے تھے ۔

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر ! مجھے منسٹر صاحب کی اس بات سے اتفاق ہے کہ ڈیسکریشنری discretionery فنڈ چیف منسٹر کی اپنی descretion ڈیسکریشن پر ہے کہ جہاں پر ان کا جی چاہیے وہ یہ فنڈ زدے سکتے ہیں ۔ مگر ایک بات ہے کہ چیف منسٹر جو ہوتا ہے ۔ اس کی حیثیت کچھ اور منسٹر کی حیثیت کچھ اور ممبر کی حیثیت کچھ اور ہوتی ہے ممبر اپنے علاقے کا نمائندہ ہوتا ہے ۔ اور چیف منسٹر جو ہوتا ہے ۔ وہ سارے صوبے کا ۔

جناب اسپیکر ۔ آپ سوال کیا پوچھنا چاہتے ہیں ۔

علاقوں کو کیوں نظر انداز کیا ہے ۔ یہ بھی بلوچستان کے علاقے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ جب ڈسکریشن discretion کو آپ تسلیم کرتے ہیں ۔ تو پھر ٹھیک ہے یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ڈسکریشن discretion ہے اس کا جواب ہو گیا ہے ۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔ جناب والا ! میں معزز ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ نے جو تقسیم کی ہے وہ بہت ہی لاپ سائیڈڈ lopsided ہے

ضمنی سوال کو ضمنی سوال کی حد تک ہونا چاہیئے۔ پلیز۔

میر ھمایوں خان مری : جناب والا ! جہاں پر ڈیسکریشن discretion سے مقصد کہنے کا یہ ہے کہ جو اپوزیشن کے علاقے ہیں۔ وہاں پر ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ کہ وہاں پر ڈیسکریشنی فنڈ دیا گیا ہو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں وہ جہاں بھی ڈیسکریشن فنڈ دیں۔ وہاں کے لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ لیکن یہاں پر اس طرف ایم پی اے کو کوئی بھی ڈیسکریشنری فنڈ نہیں دیا گیا، ہمارے علاقہ جات میں میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا وہاں لوگ رہتے نہیں ہیں۔ کیا وہاں اسکی ضرورت نہیں ہے۔ یہ منسٹر صاحب بتائیں۔

وزیر ملاز مہتا ئے نظم ونسق عمومی : مجھے ان کی تقریر سے بہت خوشی ہو رہی ہے محترم ہمارے ۱۹۸۵ء سے اسمبلی کے ممبر چلے آرہے ہیں پہلے انہوں نے کبھی ڈیسکریشنری فنڈز discretionery funds پہ بات نہیں کی۔ جیسا کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ اپنی صوابدید پہ جہاں بھی چاہیں رقومات دے سکتے ہیں۔ وہ جہاں دورے کرتے ہیں۔ ممبر صاحبان اپنے ساتھ لے جاتے ضروریات اور اسکیمیں دکھاتے ہیں۔ اور اعلانات کراتے ہیں۔

میر ھمایوں خان مری جناب والا ! میں اپنی معلومات کے لئے پوچھنا چاہوں گا۔ کہ ٹھیک ہے یہ وزیر اعلیٰ کا استحقاق ہے۔ اس بات سے تو اتفاق ہے مگر بطور وزیر اعلیٰ بلوچستان وہ یہ تو دیکھیں کہ دوسرے علاقے بھی ہیں۔ ان کی ضروریات بھی ہیں بطور چیف منسٹر یہ ان کا فرض بنتا ہے۔ کہ وہ سارے بلوچستان کو دیکھیں ان کی یہ ڈیسکریشن ہے۔ اس سے تو اتفاق ہے۔ اس سوال کا جواب وہ دیں کہ دوسرے

علاقوں کو کیوں نظر انداز کیا ہے ۔ یہ بھی بلوچستان کے علاقے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ جب ڈسکریشن discretion کو آپ تسلیم کرتے ہیں ۔ تو پھر ٹھیک ہے یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ڈسکریشن discretion ہے اس کا جواب ہو گیا ہے ۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔ جناب والا ! میں معزز ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ نے جو تقسیم کی ہے وہ بہت ہی لاپ سائیڈڈ lopsided ہے اور خلاف توقع ہے ۔ اس تقسیم کو دیکھ کر ایک چیز سامنے آتی ہے ۔ کہ اس میں پشتون علاقوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے ۔ ان چار پشتون اضلاع میں صرف بیس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں ۔ اور باقی اضلاع کو اسی لاکھ روپے دیئے گئے ہیں ۔ اگر کوئٹہ کو شامل کرتے ہیں ۔ اور اس کو پشتون ضلع قرار دیتے ہیں ۔ تو اس کو بھی ملا کر بیس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں ۔ کیا آئندہ جو اضلاع بنائی جائیں گے ۔ اور آئندہ کوئی تقسیم کی بات آئے گی ۔ اس کے لئے کیا طریقہ کار ہو گا ۔ یہ تو بالکل لاپ سائیڈڈ lopsided تقسیم ہے ۔ کیا آئندہ بھی جب بلوچستان میں مزید اضلاع بنائینگے تو ان کے ساتھ انصاف برتا جائیگا ۔

مولانا عبدالغفور حیدری وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ۔ جناب والا ! جو بھی ممبر سوال کرتا ہے ۔ وہ موجود ہونا چاہیئے آج بھی جس ممبر صاحب نے سوال کیا ہے ۔ وہ موجود نہیں ہیں ۔ اصول تو یہ ہونا چاہیئے کہ جو بھی ممبر سوال کرتا ہے ۔ اس کو موجود ہونا چاہیئے کیا گنا تو ہمیں چاہیئے ہم تو موجود ہیں ۔ مگر ممبر صاحب موجود نہیں ہے ۔ ہم بڑی مشکل سے معلومات حاصل کرتے ہیں ۔ اور پھر ان کیلئے

جواب تیار کیا جاتا ہے۔ ممبر صاحب کو تو ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ انکو پابند کیا جائے

جناب اسپیکر چونکہ یہ فنڈ ان کی ڈس کریشن discretion پر ہے۔ وہ خود ہی انکو excercise ایکسر سائیز کرتے ہیں۔ یہ انکی ہی صوابدید ہے۔ جب ڈسکریشن ہے تو یہ ان کا اختیار ہے یہ سوال ھمایوں صاحب کا بھی تھا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔

جناب اسپیکر! آپ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ انکی طرف سے جواب دے دیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب موجود ہیں۔ وہ جواب دیں۔ یہ جواب خود انکو دینا چاہیئے۔ ان کی ڈسکریشن پر تو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ اس کی تقسیم پر اعتراض ہے ڈسکریشن میں بھی کچھ ڈسکریشن ہونا چاہیئے۔ سب کو دیکھنا چاہیئے۔

جناب اسپیکر ! جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ کی discretion ڈس کریشن ہے۔ وہ خود اس کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ ان کی مرضی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر discretion ڈس کریشن کے متعلق تو بتلایا گیا ہے۔ یہ تو انکی صوابدید ہے مگر میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ صفحہ ۹ سیریل نمبر ۲۸ پر روڈ کی تعمیر کے لئے چار لاکھ چھیاسی ہزار دیئے گئے ہیں۔ اس روڈ کا نام کیا ہے۔

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی۔ جناب والا discretion ڈس کریشن ہے وہ تو طے ہے وہ قانونی نہیں۔ دے سکتے ہیں۔ ہمارے معزز رکن ۸۵ ء سے اس ایوان

کے ممبر رہے ہیں۔ انہوں نے پہلے تو اس قسم کا کوئی سوال نہیں پوچھا ہے۔ ڈسکریشن۔ یعنی صوابدید۔ یہ رقم ان کی صوابدید پر خرچ ہوتی ہے۔ جناب اسپیکر نے بھی اس کی وضاحت کردی ہے۔ یہ معزز ممبر پہلے بھی رہے ہیں۔ انکو پتہ ہے پہلے بھی کسی چیف منسٹر سے نہیں پوچھا گیا ہے۔ مگر اب جب انہوں نے پوچھا ہے تو اس کا جواب بھی دے دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ انہوں نے ضلع جعفر آباد کی روڈ کا پوچھا ہے۔ کہ کونسی روڈ کو تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کا نام کیا ہے۔ آپ اس کا جواب انہیں دیں۔

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی۔ یہ روڈ کی تعمیر کے لئے پیسہ دیا گیا ہے یہ روڈ باغ ہیڈ او ستہ محمد روڈ ہے اس کے لئے درخواست دی گئی تھی اس کی مرمت کیلئے پیسہ دیا گیا ہے۔ اس کا کلومیٹر نمبر ۴ پانی سے بہہ گیا تھا۔ اس کی واٹر لاگنگ Water loging اور مرمت کے لئے پیسہ دیا گیا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! اس چیز کی وضاحت نہیں ہو رہی ہے کہ مرمت ہے یا نہیں ہے۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جناب اسپیکر! اس میں مرمت کا ذکر ہی نہیں ہے اس میں تعمیر کا ذکر ہے۔ روڈ تو تعمیر نہیں ہوتی ہے۔ اس کی وزیر صاحب وضاحت کریں کہ آیا وہ جواب صحیح دے رہے ہیں۔

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی۔ تعمیر اور مرمت ایک ہی ہوتی ہے۔ یہ روڈ

پہلے سے ہے اسکی مرمت ہو رہی ہے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر۔ انکو پہلے جواب دینے دیں۔

وزیر ملازمتہا ونظم ونسق عمومی۔ جناب والا! یہ دیکھیں پہلی دفعہ ہے کہ یہاں چیف منسٹر کے ڈسکریشنری فنڈ discretionary fund کے متعلق پوچھا جا رہا ہے اور لوگوں کی درخواست پر یہ ہوتا ہے۔ روڈ کی تعمیر کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! یہ کس قسم کا جواب ہے۔ کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہے۔ پہلے تو روڈ کی تعمیر کیسے ہوتی ہے۔ کیا روڈ کی تعمیر ہوتی ہے یا مرمت ہوتی ہے۔ روڈ کا نام پوچھا گیا ہے۔؟

وزیر ملازمتہا ونظم ونسق عمومی۔ روڈ کی تعمیر بھی ہوتی ہے۔ مرمت بھی ہوتی ہے۔ واٹر لاگنگ بھی ہوئی ہے۔ rehabilitation ری ہیبلیٹیشن بھی ہوتی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ اس روڈ کا کوئی نام

وزیر ملازمتہا ونظم ونسق عمومی۔ پرباغ ہیڈ اوستہ محمد روڈ کلومیٹر نمبر ۲

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب والا! ہم وزیر اعلیٰ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جب وہ ڈسکریشن discretion فنڈ دیتے ہیں تو discretion ڈسکریشن

پر discretion وہ ڈسکریشن کریں تو اچھی بات ہے ۔ سب کے ساتھ انصاف ہو۔ ہم اس کے لئے یقین دہانی چاہتے ہیں ۔

ڈاکٹر عبدالمالک :۔ جناب والا ! میں عبدالحمید خان اچکزئی سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ہر مسئلے کو پشتون اور بلوچ کے angle اینگل سے نہ دیکھیں ہم اجتماعی سوچ رکھیں یہ میری clarification کلیری فکیشن ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

میر ظہور حسین کھوسہ ۔ جناب والا ! یہاں ایک پل کی تعمیر پہ ساٹھ لاکھ دکھائے گئے ہیں ۔ جبکہ مجھے پتہ ہے کہ وہاں اتنے پیسے خرچ نہیں ہوتے وہاں چھوٹی چھوٹی ڈسٹری بیوٹریاں distribution ہیں ۔ وہاں پر صرف دو لاکھ روپے میں پل بن جاتے ہیں پیسے کا غلط استعمال کبھی نہیں ہونا چاہیئے ۔

جناب اسپیکر ۔ اگر آپ کو اسکی معلومات ہیں تو بتا دیں ۔

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب والا ! محترم وزیر صاحب نے کہا ہے کہ پل کی تعمیر ہوتی ہے ۔ مرمت ہوتی ہے ۔ rehabilitation ری ہیبلیٹیشن ہوتی ہے ۔ تو تمام چیزیں کیسے ممکن ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ اس کا جواب ہو گیا ہے ۔ کہ ضلع جعفر آباد میں روڈ کی تعمیر کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں ۔

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی - جناب والا یہ روڈ کی تعمیر کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں - باغ ہیڈ اوستہ محمد روڈ ہے اس کے لئے درخواست تھی ؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ - جناب والا اسکے علاوہ صفحہ نمبر ۹ سیریل نمبر ۲۸ کی ایک اسکیم کے لئے دوبارہ دس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں - جب ایک اسکیم مکمل ہو گئی تھی پے منٹ ہو گئی تھی اور پھر اس کے لئے دس لاکھ روپے دیئے گئے جبکہ یہ اسکیم بھی سنہ ۱۹۸۵ء کی ہے ۔

جناب اسپیکر - جواب میں اس کی تفصیلات تو بتا دی ہیں -

وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی - جناب والا ! یہ اسکیم ۱۹۸۵ء سے نامکمل چلی آرہی تھی - اس کی تکمیل کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں - پانچ سال سے یہ اسکیم نامکمل تھی اس سے پہلے اسکو کسی نے مکمل نہیں کرایا ہے - اب اسکی پے منٹ دیکر مکمل کرایا گیا ہے -

سردار سنت سنگھ - جناب والا ! کوئی کام نہیں ہو رہا ہے - کوئی سودمند بحث نہیں ہو رہی ہے - اس اجلاس کو ختم کردینا چاہیئے -

میر محمد عاصم کرد - جناب والا ! آپ چیف منسٹر کے discrationary ڈس کریشنری فنڈ کو دیکھیں میرے ضلع کچھی کو ایک کروڑ روپے سے ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا ہے - اور کئی اضلاع ہیں - اوستہ محمد نورالائی خضدار کو بھی نہیں دیا گیا ہے -

جناب اسپیکر۔ اس سوال پر بہت سے ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب اگلا سوال نمبر ۳۰۷ ہے بتا دیا گیا ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ کی صوابدید یعنی discretion ڈسکریشن پر ہے۔

وزیر ملازمتہائے و نظم و نسق عمومی۔ جناب والا! جو بھی سوال ہے۔ وہ نئے نوٹس کے ساتھ تحریری طور پر پوچھیں جواب دے دیا جائیگا۔ جو بھی ضمنی سوال کرتے ہیں۔ ان کا جواب دے دیا گیا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! سوال نمبر ۳۰۷ کال ہو چکا ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۳۰۷۔

میر محمد عاصم کرد۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر میرا خیال ہے۔ سوال الف ہو چکا ہے۔

میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر اسمیں ایک کروڑ روپے خرچ ہو چکا ہے۔ جبکہ میرے حلقہ کو ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا ہے۔

	۱۹۸۷-۸۸	۱۴،۵۰،۰۰۰	۱۴،۱۹،۶۵۸/-
	۱۹۸۷-۸۸	۵،۵۳،۰۰۰/-	۵،۵۳،۳۲۹/-
اسٹیبلشمنٹ آف نیشنل پارک ہنگول	۱۹۸۷-۸۸	۴،۰۷،۰۰۰/-	۳،۹۰،۶۹۰/-
	۱۹۸۸-۸۹	۱۸،۶۰،۰۰۰/-	۱۱،۱۲،۷۵۲/-
	۱۹۸۹-۹۰	۱۸،۰۰،۰۰۰/-	۱۷،۶۶،۳۸۶/-
ڈویلپمنٹ آف کرد کوڈائل (مگرمچھ)	۱۹۸۸-۸۹	۴۰،۰۰۰/-	۳۴،۹۹۵/-
ڈون جھاؤ نیشنل پارک خضدار	۱۹۸۸-۸۹	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۹،۱۹،۹۶۰/-
	۱۹۸۹-۹۰	۸،۹۹،۰۰۰/-	۸،۹۶،۳۵۰/-
	۱۹۹۰-۹۱	۴،۰۰،۰۰۰/-	۳،۹۱،۱۱۹/-
پروڈکشن آف کلرڈ فلم	۱۹۸۹-۹۰	۳،۹۵،۰۰۰/-	۳،۹۵،۰۰۰/-
وائلڈ لائف آف بلوچستان	۱۹۹۰-۹۱	۳،۹۶،۰۰۰/-	۳،۹۶،۰۰۰/-

یہ پہلے سے جاری منصوبہ تھا جس پر مبلغ ۲،۸۰،۰۰۰/- ... پہلے ہی خرچ ہو چکے تھ

جناب اسپیکر۔ میر عاصم صاحب اسکا جواب پہلے آچکا ہے۔ کہ وہ انکی صوابدید تھی۔ .... (مداخلت)

میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر آپ دیکھیں یہاں اوستہ محمد ہے۔ خضدار ہے۔ اوتھل اور لورالائی ہے۔ مگر ہمارے حلقہ ضلع کچھی کو ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب اسپیکر میرا خیال ہے۔ اگلا سوال (call) ہو چکا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی ہاشمی صاحب سوال کا جواب دیں ۔

***۳۰۷۔ میر عبدالکریم نوشیروانی** (میر فتح علی عمرانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جنگلی جانوروں کے تحفظ کا عملی پروگرام شروع کیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اب تک جنگلی جانوروں کی تحفظ پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)

(الف) حکومت بلوچستان نے جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے کوئی خاص یا علیحدہ پروگرام مرتب نہیں کیا۔ بلکہ صوبائی ترقیاتی پروگرام کے تحت جنگلی جانوروں کے تحفظ کے بارے

۱۔ نیشنل پارک	موجودہ رقبہ	سال نوٹیفکیشن
(i) ہزار گنجی چلتن	۱۵،۵۵۵ ایکڑز	۱۹۸۰
(ii) ہنگول	۱،۶۷،۴۰۰ 〃	۱۹۸۸
(iii) دُرون	۱،۶۵،۰۰۴ 〃	۱۹۸۸
۲ گیم سینکچری		تاریخ جدید نوٹیفکیشن
(i) سلخ	۴۶،۵۵۹ 〃	
(ii) سنمنہ	۶،۲۰۷ 〃	۱۹۸۹
(iii) زیارت جونیپر	۳۷،۲۴۷ ہیکٹرز	۱۹۸۹
(iv) کوہ کشک	۲۴،۳۵۶ 〃	〃
(v) کاچو	۲۱،۶۶۰ 〃	〃
(vi) شیشان	۲۹۵،۵۵ 〃	〃
(vii) دوریجی	۱۷،۸،۲۵۶ 〃	〃
(viii) کراڑہ	۱۸،۳۴۵ 〃	〃
(ix) چورانی	۱۹،۴۳۳ 〃	〃
(x) راغی زَسکان	۱،۲۵،۴۲۵ 〃	〃
(xi) کوالہ کپ	۳۳،۱۹۸ 〃	〃
(xii) بوزی مکولا	۱،۴۵،۱۰۱ 〃	〃
گڈ	۱،۲۵،۹۹۲ 〃	〃
راشکو	۹۹،۴۹۸ 〃	〃

۲۔ گیم ریزرو

	موجودہ رقبہ	سال نوٹیفکیشن
(i) زورکان	۳،۸۸۷	۱۹۸۹
(ii) گوگی	۷،۷۷۳	"
(iii) دام	۱۰،۲۶۴	"
(iv) کمبرانی	۲،۱۱،۴۲۳	"
(v) زنگی ناوڑ	۱،۰۶۰	"
(vi) بند خوشدل خان	۱،۲۹۲	"

*۲۰۸ **میر عبدالکریم نوشیروانی** ۔ (میر فتح علی عمرانی نے دریافت کیا)
کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۱ کے دوران ورلڈ بنک کی طرف سے کس قدر فنڈز محکمہ جنگلات کو کن کن پروگراموں کے لئے دیئے گئے ہیں ۔ نیز ان پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون وپارلیمانی امور ۔
سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران درج ذیل منصوبہ جات کے لئے ورلڈ بنک نے فنڈز مہیا کئے ہیں ۔

نمبر شمار	نام ترقیاتی منصوبہ	فراہم کردہ رقم	تفصیل ترقیاتی کارکردگی
۱	کیچمنٹ امپروومنٹ زیارت ویلی اور زیارت ویلی ایکسٹینشن	۲،۰۲۳ ملین	۲۶۱۰ ایکڑ (چیک ڈیمنگ/بجائی معہ تنخواہ اسٹاف اور دیگر اخراجات)

نمبر شمار	نام ترقیاتی منصوبہ	فراہم کردہ رقم	تفصیل ترقیاتی کارکردگی
۲۔	کیچمنٹ امپرومنٹ گڑیبار (لورالائی)	۰۷،۱۱ ملین	۲۲۸ ایکڑ (چیک ڈیمنگ، ٹریچنگ، بجائی بمعہ تنخواہ اسٹاف اور دیگر اخراجات
۳۔	کیچمنٹ امپرومنٹ سپین ور (لورالائی)	۰۱۲،۰ "	
۴۔	" " بند خوشدل خان (پشین)	۲۷۳،۲ "	۳۴۴۸ " (" " " ")
۵۔	کیچمنٹ امپرومنٹ کوئٹہ ویلی اور کوئٹہ ویلی ایکسٹینشن	۸۴۰،۱ "	۱۱۱۳ " (" " " ")
۶۔	پلاننگ اینڈ کوارڈینیشن سیل بمعہ ریسرچ	۸۹۲،۱ "	مختلف منصوبہ جات میں ہم آہنگی پیدا کرنا انکی کارکردگی کا جائزہ اور ورلڈ بینک کے آفیسران سے رابطہ اور مختلف چھوٹے ریسرچ منصوبہ جات کی تکمیل بشمول تنخواہ عملہ
۷۔	فارسٹری اینڈ واٹر شیڈ مینجمنٹ ٹریننگ سکول	۲۴۰،۱ "	محکمہ جنگلات کے ۲۴ فارسٹ گارڈز اور افغان مہاجرین کو تین گروپس میں محکمہ جنگلات کے کاموں کے بارے میں تربیت دی گئی ہے بمعہ تعمیر بلڈنگ اور دیگر اخراجات بشمول تنخواہ دفتری عملہ (دورانیہ فی گروپ ۴۵ یوم)

میزان ۹۹۱،۹ ملین

درج بالا منصوبہ جات پر کلی طور پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ اور یہ منصوبے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء کو پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

٭ ۳۰۹ میر عبدالکریم نوشیروانی (میر فتح علی عمرانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء کے دوران وفاقی حکومت کی ہدایت پر صوبہ میں جنگلی جانوروں کے شکار کے لیے کن کن اشخاص کو اجازت دی گئی ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

مسٹر سعید احمد ھاشمی ۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔

سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء کے دوران وفاقی حکومت نے صوبہ بلوچستان کے اندر تلور کے شکار کے لیے مندرجہ ذیل غیر ملکی شخصیت کو اجازت نامے جاری کیے تھے۔

نمبر شمار	ملک کا نام	نام شخصیت	الاٹ شدہ علاقہ	تاریخ شکار	تعداد شکار
۱۔	دبئی (یو۔ اے۔ ای)	شیخ راشد بن سعید المختوم و شیخ محمد بن راشد المختوم	لسبیلہ	۹۱/۲/۱ تا اختتام شکار موسم	۲۰۰ عدد
۲۔	"	خلیفہ بن زید آل نائہان کراؤن پرنس آف دبئی	پسنی اور ماڑہ گوادر، ڈسٹرکٹ خاران	"	"
۳۔	سعودیہ عربیہ	پرنس سلطان بن عبدالعزیز وزیر برائے دفاع و پرنس نیف بن عبدالعزیز وزیر داخلہ	چاغی، سبی ٹرنکل دکی	"	"
۴۔	بحرین	شیخ راشد بن عیسیٰ بن سلمان آل خلیفہ	لہڑی، کوپ ڈسٹرکٹ	"	"
۵۔	قطر	شیخ خلیفہ بن احمد آل ثانی امیر قطر	کچی ڈسٹرکٹ	"	"

موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل ارکان کو اسمبلی کے اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی

مولانا عبدالباری

ڈاکٹر کلیم اللہ

علی محمد نوتیزئی۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب اسپیکر۔ اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

سیکریٹری اسمبلی۔ جناب محمد سردار خان کاکڑ، وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ اہم مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۹/ستمبر ۱۰/ستمبر اور ۱۲/ستمبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے لہذا انہوں نے ان ایام کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب، وزیر خزانہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک ضروری ذاتی کام کے سلسلہ میں اسلام آباد گئے ہیں۔ اور انکے لئے مورخہ ۹ستمبر سے شروع ہونیوالی اجلاس میں شرکت کرنا ممکن نہیں لہذا انہوں نے ۹ستمبر سے ۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء تک کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے۔؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ شہزادہ علی اکبر، وزیر محکمہ جنگلات نے حسب سے درخواست دی ہے کہ انکی طبیعت ناساز ہے جسکی وجہ سے وہ مورخہ ۹ستمبر و ۱۰ستمبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہوں نے دو یوم کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ تحریک التواء نمبر -----

ارجن داس بگٹی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! میں اپنی پارٹی کی طرف سے آپکی اس جمہوری روایات کو قائم کرنے کا شکر گزار ہوں۔ چونکہ یہ اجلاس آپ نے ہماری ہی درخواست پر اور ہماری ہی (requisition) پر طلب کیا ہے۔ میں قائد ایوان کا بھی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باتیں تو بہت ساری تھی۔ ڈھیر ساری باتیں ہیں۔ اور بہت سارے issue ہیں۔ لیکن ہمارا بہت بڑا جو مقصد تھا اجلاس بلانے کا وہ ہمارے نئے منتخب ہونیوالے ممبر کی oath taking تھی جو ہوگئی ہے۔ میں آپکے حوالہ سے انکو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ میں اپنے پارٹی کی طرف سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اجلاس کو اور باقی جتنی بھی ہماری کارروائی ہے وہ جس وقت آپ آفیشل اجلاس بلائیں گے اس وقت تک ملتوی کر دیں۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر ۔
چونکہ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی تحریک التواء . . . .

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ جناب اسپیکر! میں اپنے دوستوں سے درخواست کرونگا کہ ایک میری تحریک التواء ہے اور . . . . . .

جناب اسپیکر ۔ اسکو سن کر پھر . . . . . .

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ دیکھیں جی اب آپ سب کریم نوشیروانی صاحب کے . . . . .

(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ جب آپ نے اجلاس بلایا ہے تو آپ ڈٹ کر بات کریں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب اسپیکر اس وقت آپ جج کی کرسی پر بیٹھے ہیں ہم نے ایک درخواست پیش کر دی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ اس تحریک التوا کو سن لیتے ہیں ۔ اس کے بعد پھر ۔۔۔۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ جناب اسپیکر ! میں تو اپنے معزز ارکان سے یہی درخواست کروں گا کہ جب آپ نے یہ اجلاس بلایا ہے ۔ اور ایجنڈے پر بارہ نکات رکھے گئے ہیں ۔ لاء اینڈ آرڈر سے لیکر ۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب آپ اپنے مسئلہ پر ۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ یہ آپ suddenly withdraw کر رہے ہیں میرے خیال میں ۔

جناب اسپیکر ۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ تحریک التواء سے متعلق بات کریں ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ تحریک التواء کے ساتھ جی کچھ اسمبلی کے ۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر ۔ آپ تحریک التواء پیش کریں

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ : جناب سپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے روزنامہ [illegible] بند کر دیا گیا [illegible] آزادی صحافت کے منافی [illegible] اخبار کے بند [illegible] ترجمان سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ مسئلہ فوری عوامی اہمیت کا حامل ہے [illegible] بلوچستان کے مفاد سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے اجلاس کی کارروائی روک کر اس فوری مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی ہے ۔ میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے روزنامہ "انتخاب" جب کہ حکومت کے اشتہارات کا اجراء بند کر دیا گیا ہے ۔ جو بلاجواز اور آزادی صحافت کے منافی ہے ۔ اور اس کے نتیجے میں اخبار کے بند ہونے سے بے روزگاری کے ساتھ بلوچستان کے عوام اپنے ایک موثر ترجمان سے محروم ہو جائیں گے ۔ یہ مسئلہ فوری عوامی اہمیت کا حامل ہے اور بلوچستان کے مفاد سے گہرا تعلق ہے ۔ اس لئے اجلاس کی کارروائی روک کر اس فوری مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ اسکی admissibility سے متعلق بات کریں ۔ یہ تحریک التواء قابل ادخال ہے ۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر ! میں اس تحریک کی ٹیکنیکل بنیادوں پر مخالفت کرتا ہوں ۔ ڈاکٹر صاحب اسکی (admissibility)

پر بات کریں -

ڈاکٹر عبدالمالک [illegible]

جناب اسپیکر - ڈاکٹر صاحب میں گزارش کروں ۔ ۔ ۔ ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ - جناب اسپیکر! میں admissibility پر بات کرونگا۔ آپ آج اتنی کیوں سختی پر آگئے ہیں - ؟

جناب اسپیکر - میں گزارش کرونگا کہ پہلے جو بات ہوگی ۔ اسکے قابل ادخال ہونے کی ....

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ - جناب مجھے چھوڑیں ۔ تو میں بات کروں ۔ شروع سے ہی جناب ہاشمی صاحب نے اسکی حمایت میں بیان دے دیا ہے ۔ اور آپ مجھے بولنے نہیں دیتے ہیں -

جناب اسپیکر - آپ یہ کہیئے کہ یہ قابل ادخال تھا تاکہ پھر proper طریقے سے ہم چلیں -

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ - میں یہی کہتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ تحریک التواء کے زمرہ میں آتا ہے ۔

جناب اسپیکر۔ کیسے آتا ہے۔؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ وہ اس طرح کہ یہ عوامی مسئلہ ہے۔ یہاں پر بنیادی طور پہ تین اخبار ہیں۔ جنکو عوام پڑھتے ہیں۔ اور ان میں روزنامہ انتخاب ایک ہے۔ جب آپ انتخاب کو اشتہارات بند کرتے ہیں۔ اور بلوچستان میں جو ڈمی dummy اخبارات ہیں۔ جنکی سرکولیشن چار سو سے بھی کم ہے اگر آپ لاکھوں روپے دے رہے ہیں۔ سعید ہاشمی صاحب اور انتخاب کی جب آپ اشتہارات بند کردینگے تو وہ کیسے چلے گا۔ جسکی وجہ سے بے روزگاری بڑھے گی۔ ویسے بھی یہاں پہ صحافت ابھی تک ایڈوانس اسٹیج (advance stage) میں نہیں ہے۔ جب ایک اخبار کی تھوڑی بہت سرکولیشن امپرو (circulation improve) ہو جاتی ہے۔ تو آپ اسے (kill) کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسمیں باقاعدہ طور پہ جو فیڈرل گورنمنٹ کی آڈٹ بیورو فار سرکولیشنز Audit Bureau for circulations ہے اسمیں اس نے اپنے تمام (requirements) بھی پورے کیئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ سعید ہاشمی صاحب خواہ مخواہ سرگرداں ہیں۔ مجھے یا تو یقین دہانی کرادیں کہ وہ روزنامہ انتخاب کے اشتہارات دوبارہ شروع کرادینگے۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! اگر آپکی اجازت ہو تو میں اپنے محترم دوست کو ذرا مطمئن کردوں۔؟

جناب اسپیکر۔ جی ہاشمی صاحب فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب اسپیکر! پہلی بات تو admissibility
ہے۔ جناب اسپیکر! یہ معاملہ ہمارا نہیں ہے۔ اسکا تعلق وفاقی حکومت سے ہے جہاں تک
(Ministry of information Balochistan) کا تعلق ہے۔ اپنی پرانی
پالیسی کے تحت ہم روزنامہ انتخاب کو آج بھی اشتہارات دے رہے ہیں۔ جو
باقی اخباروں کو دے رہے ہیں۔ تو یہ معاملہ جو انہوں نے کٹنگز (Cutings)
لگائی ہوئی ہیں۔ اگر کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ تو وہ وفاقی سطح پر ہے۔
وفاق نے ہی شائد انکے اشتہارات بند کیئے ہیں۔ اور اگر ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں۔
تو ہم انکو بھی سفارش کر دینگے کہ وہ ہماری طرح انتخاب کو اشتہارات دیں۔ لیکن یہ وہ
معاملہ نہیں ہے۔ جس میں صوبائی اسمبلی کچھ کر سکے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر - جی ارجن داس صاحب فرمائیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی - جناب اسپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ جب بات آزادی
صحافت کی چل رہی ہے تو میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب اسپیکر - کہاں؟ admissibility کی بات چل رہی ہے۔ ارجن داس صاحب
آزادی صحافت کی بات نہیں چل رہی ہے۔

ارجن داس بگٹی - جناب اسپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جمہوریت کے کچھ
تقاضے ہیں۔ میں ڈاکٹر مالک صاحب کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ اگر آپ اسکو ایڈمٹ نہیں کرتے ہیں ۔ تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں ۔ (اس موقع پر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب واک آؤٹ کر گئے)

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جمہوری وطن پارٹی جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کی اس تحریک کا ساتھ دیتا ہے ۔ ہم یہ گزارش کرتے ہیں ۔ کہ جمہوریت میں اگر اخباروں کو آزادی نہ دی جائے تو......

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر ! میں .... (مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر !

جناب اسپیکر ۔ جی فرمائیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ ہاشمی صاحب اس وقت لیگل انفارمیشن Legal information کے وزیر ہیں ۔ پتہ نہیں کس چیز کے ہیں ۔ ابھی تک تو منسٹرز بہت ہو چکے ہیں ۔ پتہ ہی نہیں چل رہا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس کون سا ہے ۔ جناب اسپیکر ! میں یہ عرض کروںگا ۔ کہ اس وقت اخباروں کی جب بات آتی ہے ۔ تو اخبار عوام کا ایک مترجم ادارہ ہوتا ہے ۔ اخبار عوام کی ترجمانی کرتی ہے ۔ حکومت کی ترجمانی کرتی ہے ۔ اور عوام کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے ۔ جناب اسپیکر ! میں یہ گزارش کروںگا کہ آپ یہ (decision) ضرور کرلیں کہ صحافت پر کوئی پہرہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے ۔

جناب اسپیکر - جی ہاشمی صاحب فرمایئے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب اسپیکر میں حکومت کی جانب سے اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ بلوچستان کا تعلق ہے تو ہماری یہ پالیسی واضح ہے ۔ تمام اخباروں کو ایک جیسے بالکل انصاف کے ساتھ اشتہارات دیئے جاتے ہیں ۔ اور اسکی سب سے بڑی مثال پچھلے چودہ اگست کو تھی جب Supplement سپلیمنٹ میں انتخاب کو بھی ویسے ہی اشتہارات دیئے گئے جیسا کہ باقیوں کو دیئے گئے ۔ جہاں تک اس تحریک التواء کا تعلق ہے ۔ تو ایسی تحریک قومی اسمبلی میں لے جائیں تو بجا ہوگی ۔

میر محمد عاصم کرد ۔ میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی تحریک التواء کی مکمل طور پر حمایت کرتا ہوں ۔

میر باز محمد کھیتران - جناب اسپیکر! جبکہ ہمارے وزیر اطلاعات نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے ۔ کہ اخبارات کے اشتہاروں پر پابندی وفاقی حکومت نے لگا رکھی ہے ۔ تو یہ بات کہنے کے بعد ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو اپنی تحریک واپس لینی چاہیئے وفاقی حکومت ویسی بھی اپنی پسند اور ناپسند ہر جگہ پر استعمال کر رہی ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی - جناب کھیتران صاحب ڈاکٹر صاحب واک آؤٹ کر کے باہر گئے ہوئے ہیں ۔

(مداخلت)

میر ظہور حسین خان کھوسہ - جناب اسپیکر! میرے علاقہ کا ایک گمبھیر مسئلہ ہے۔ آج ویسے بھی ایجنڈا میں امن وامان بھی شامل تھا صرف اشارتاً عرض کرونگا - میرے علاقہ میں روزانہ وارداتیں ہو رہی ہے۔ اور ڈکیتیاں ہو رہی ہے۔ لوٹ مار ہے ....

جناب اسپیکر - میر ظہور صاحب پہلے تحریک التواء کو فائنل ہونے دیں۔ اسکے بعد.....

میر ظہور حسین خان کھوسہ - جناب اسپیکر! یہاں لکھا ہے۔ ایجنڈے میں "امن وامان کی صورت حال پہ بحث" ورنہ میں اسے دوسری صورت میں لے آتا۔ صرف مختصراً عرض کرونگا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - میر ظہور صاحب پہلے رولنگ ہو جائے اس کے بعد آپ اس سلسلے میں بات کریں -

میر ظہور حسین کھوسہ - جی بہتر ہے -

جناب اسپیکر - چونکہ اس تحریک التواء کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے اسلئے قاعدہ کے مطابق اس تحریک التواء کو رول آؤٹ (Rule Out) کیا جاتا ہے البتہ اسکو قرارداد کی شکل میں سفارش کے طور پہ لایا جاسکتا ہے۔ اور پھر مرکزی حکومت سے یہاں کی صوبائی حکومت قرارداد کی شکل میں سفارش کر سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں -

خارج کر دیا

مسٹر ارجن داس بگٹی - جناب اسپیکر! چونکہ آپ نے تو اپنا اس سلسلہ میں فیصلہ دے دیا ہے۔ میں بڑے ادب سے گزارش کرونگا ویسے ھیں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ جب آپ بول رہے ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپکا احترام اس اسمبلی میں اعلیٰ و افضل ہے۔ میں آپکے حوالے سے یہ گزارش کرونگا کہ یہاں قائد ایوان تشریف رکھتے ہیں۔ ہمارے اس وقت صحافی حضرات گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان سے گزارش کرونگا آپکے طفیل سے وہ صحافت کے بارے میں اس چیز کے بارے میں انشورنس دیں کہ جی آپ لوگوں کے ساتھ ایک سا سلوک ہوگا۔ جیسے اپوزیشن کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ایسا نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر - چونکہ اپوزیشن کی (requisition) پر یہ اجلاس تھا اور انہی کی درخواست ہے کہ اب اس کارروائی کو .... (مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی - آپ نے پروروگ (prorouge) کی تھی۔ قائد ایوان صاحب میری درخواست پر اٹھنے ہی والے تھے۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان)

جناب اسپیکر صاحب اپوزیشن والے ..... مجھے پہلے تو سنت سنگھ قائد ایوان نہیں مجھ سے وہ ریکوولیسٹ (request) کرے تو میں ہر چیز پر کھڑا ہو جاؤنگا (ڈیسک بجائے گئے) دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم نے کسی اخبار کے اشتہارات وغیرہ بند نہیں کیئے ہیں۔ اور یقین دہانی کراتے ہیں کہ کسی بھی اخبار کو ہم انتقامی جذبہ کے ساتھ کسی

اخبار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ تو ہیں ان الفاظ کے ساتھ اور میں قائد ایوان سنت سنگھ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ اجلاس ......

میر ھمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر! اسمبلی کا قائد ایوان ایک ہی ہوتا ہے دو قائد ایوان نہیں ہوتے ہیں ۔

قائد ایوان ۔ آپ صحیح کر رہے ہیں۔ سر جی قائد حزب اختلاف سنت سنگھ سے ...

میر محمد عاصم کرد ۔ تاج جمالی صاحب نے سنت سنگھ کو قائد ایوان تسلیم کر لیا ہے ۔

قائد ایوان ۔ بالکل سنت سنگھ اس جگہ بھی آ جائے کوئی فرق نہیں ہے ۔ تو جناب میری گزارش یہ ہے کہ ہم کسی اخبار کے ساتھ کوئی انتقامی کارروائی نہیں کریں گے ۔ اب یہ جو معاملہ ہے اسکو ہم مرکزی حکومت کو بھی لکھیں گے ۔ کہ انکو اشتہارات دیئے جائیں ۔ سر (Sir) میں ایک گزارش کروں کہ قائد حزب اختلاف اگر اگلی سیٹ پر آ جائیں تو ہمیں بڑی سہولت ہوگی ۔ (تالیاں)

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! بڑے ادب سے میں قائد ایوان صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرونگا آپکے حوالہ سے کہ قائد ایوان آپ ہیں جی اللہ نے آپکو یہ عزت دی ہے ، ہمیں آپکا احترام ہے ، آپکی اسوقت حلیم الطبع کی بھی ہم قدر کرتے ہیں ۔ اور میں یہ گزارش کرونگا کہ جناب آپ نے قائد حزب اختلاف کی بات کی ہے ۔ جب ہم آپکو قائد ایوان تسلیم کر رہے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ نواب صاحب

وہ اس وقت ہمارے قائد حزب اختلاف ہیں ۔ وہ علاج کیلئے بیرون ملک گئے ہوئے ہیں ۔ جناب جمالی صاحب بڑے احترام سے بڑے ادب سے اور بڑی ہی توقیر و تکریم سے کہ یقیناً آپ بھی نواب صاحب کا اتنا ہی احترام کرتے ہیں ۔ جتنا ہم کرتے ہیں ۔ تو یہ آپ اپنے الفاظ واپس لے لیں ۔

قائد ایوان ہمیں ابھی تک اس چیز کا پتہ نہیں ہے ۔ اگر وہ ہیں ۔ تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب آپ اسوقت ایگزیکٹو (Executive) ہیں ۔ کیونکہ .... (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر ! کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ بلوچستان کے چیف منسٹر یہ کہتے ہیں کہ ابتک انکو پتہ نہیں ہے کہ حزب اختلاف کے قائد کون ہے ۔ اور حزب اقتدار کے قائد کون ہیں ۔ جناب اس ملک کی بدنصیبی ہے ۔ کہ چیف منسٹر صاحب کو تیرہ ممبروں میں پتہ نہیں ہے کہ اپوزیشن کا لیڈر کون ہے اور انکو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ ٹریژری بینچز کا لیڈر کون ہے ۔ I am sorry to say. یہ ایک عجیب سی بات ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ اس بحث کو یہاں ختم کر دیں کہ ....

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ! یہ ہمارا حق ہے پلیز

میر ہمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر! دیکھیں ایک چیز ہے کہ آپکی ایک امپارشل (impartial) حیثیت ہے اور (frankly speaking) یہاں پر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ وہاں پر منسٹر کے جو جواب ہیں ۔ انکا جواب آپ دیں رہے ہیں ۔ یہاں تو ہم چیف منسٹر بلوچستان سے یہ پوچھتے ہیں اگر وہ پتہ جانتا نہیں ہے کہ اپوزیشن کے بینچز کا قائد کون ہے۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتا ہے کہ ٹریژری بینچز کا قائد کون ہے ۔ اس سے اور بلوچستان کی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے ۔ جناب اسکو آپ مذاق نہ سمجھیں اسکو (joke) نہ سمجھیں ۔ آپ اسکو سیریسلی (seriously) لیں ، اگر آپ ان چیزوں کو مذاق لے لیتے ہیں ۔ یہ بڑی افسوس کی بات ہے ۔ ایک عجیب چیز ہے یہ تو اسمبلی ہے ۔ یہاں تو آپ اسمبلی کی نوکری کر رہے ہیں ۔ یہاں یہ اسمبلی مذاق بن رہی ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ۔

جناب اسپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ قائد ایوان نے یہ فرمایا ہے کہ جی مجھے یہ علم نہیں ہے ۔ اس سے پہلے کہ وہ حزب اختلاف کے قائد ہیں ۔ یا نہیں ہیں ۔ جناب اسپیکر! آپ اسمبلی کے اسپیکر ہیں ۔ میرے خیال میں اس چیز کے بارے میں چالیس پچاس لاکھ ہمارے بلوچستان کے عوام اس بات سے باخبر ہیں ۔ اور وہ اس چیز کو اچھی طرح سے جانتے ہے کہ قائد حزب اختلاف اسوقت کون ہے ۔ میں تو اسی حوالہ سے بڑے دکھ سے گذارش کرونگا ، بڑے افسوس سے کہ جمالی صاحب کے علم میں یہ نہیں تھا ربڑے ادب سے میں انکی خدمت میں

یہ گزارش کرونگا کہ جناب قائد حزب اختلاف نواب اکبر بگٹی صاحب ہیں۔ اور پھر ساتھ ساتھ یہ بھی گزارش کرونگا کہ ہم کو دعائیں دو کہ ہم نے تمھیں دلبر بنا دیا۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی ۔ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر! کیا (in writing) اسمبلی سیکرٹریٹ میں موجود ہے۔ تو ہمیں بتا دیا جائے۔ اور آج صبح علم میں یہ لائے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ اوہ ہو ہو ویری سوری (very sorry) تو ابھی تک آپکو سیکرٹریٹ سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔؟

میر ہمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر! ویسے ......

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ ہاشمی صاحب آپ تو انفارمیشن اور لاء کے منسٹر ہیں۔ کیا بات کرتے ہیں۔ آپ؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی ۔ (وزیر قانون) لیڈر آف اپوزیشن، چن کر آپنے اسمبلی کو اطلاع دی ہوگی۔ لیکن اسمبلی نے ابتک ہمیں اطلاع نہیں دی۔ ویسے میرے علم میں بھی نہیں ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ اس کا مطلب ہے کہ اسپیکر کے پریولیج کو آپ چیلنج کر رہے ہیں

مسٹر سعید احمد ہاشمی - (وزیر قانون)
میں اسپیکر سے ایڈریس کر رہا ہوں۔ اسپیکر سے پوچھ رہا ہوں کہ اگر انکے پاس ہے تو ہمیں بتادیں۔

مسٹر ارمن داس بگٹی - بلوچستان کے پچاس لاکھ عوام کو پتہ ہے اور آپکو پتہ نہیں ہے

جناب اسپیکر - جی ھمایوں خان مری صاحب فرمائیے۔

میر ھمایوں خان مری - جناب اسپیکر! بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر ایک ایجوکیٹڈ آدمی ..... میں ہاشمی صاحب کی بڑی عزت اور احترام کرتا ہوں اور ہمارے دور میں ہر وقت یہ کہا گیا تھا کہ یہ ہمارے Best parliamentarian) ہیں۔ آج اگر کوئی اور یہ بات کرتا تو مجھے اس بات کا کوئی افسوس نہیں ہوتا۔ آج شاہ صاحب یہ بات کہہ رہے ہیں۔ تو اس سے کم از کم اور کچھ نہیں ہوگا۔ ضرور افسوس ہوگا۔ میں نے تو یہی کہا کہ جناب یہاں پہ اگر چیف منسٹر صاحب وہ ہمارے چیف منسٹر ہیں۔ بڑے احترام اور ادب کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب ایک چیف منسٹر صاحب کو یہ حیثیت ایک صوبہ کے چیف منسٹر کو یہ معلوم نہ ہو کہ اپوزیشن کا لیڈر کون ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ ٹریژری بینچز کا لیڈر کون ہے۔ تو یہ ایک صوبے کی کتنی بڑی بدنصیبی ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تو چھوڑیں۔ ڈویلپمنٹ کا مسئلہ چھوڑیں۔ پہلے ان چالیس آدمیوں میں وہ یہ فرق نہیں کر رہے ہیں۔ تو آگے کیا ہوگا۔ مجھے یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! میں یہ گزارش کروں گا جناب ڈاکٹر مالک صاحب ....

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ اب کیا کرنا ہے۔ جی؟ اگر کوئی بزنس (business) ہے تو پروسیڈ (proceed) کریں نہیں تو چھٹی کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جناب قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کا ابھی تک پتہ نہیں چل رہا ہے۔ جناب قائد ایوان کا پتہ نہیں چل رہا ہے یہ ایک ((important issue)) ہے۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ جناب ارجن داس صاحب اور جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب قائد ایوان تو آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ اور قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کا نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ جناب اسپیکر کیونکہ یہ اجلاس اراکین کے طلب کرنے پر بلایا گیا تھا۔ اور انہوں نے مزید اسے جاری نہ رکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہذا میں آئین کے آرٹیکل ۵۴/۳ جسے آرٹیکل ۱۲۷ کے ساتھ پڑھا جائے کے تحت اس اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(دوپہر گیارہ بجکر پچپن منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)